عشّاقِ لیلائے آزادی کا خاندان

ادارہ

آزادی نہ تو قراردادوں سے حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی تقریروں اور بلند بانگ دعووں سے۔ آزادی کے لیے سیکڑوں، ہزاروں جانوں کی قربانی، ماؤں کے ارمانوں کا خون، بہنوں کی امیدوں کا جنازہ، بھائیوں کی آرزوؤں کی تباہی، بیٹوں اور بیٹیوں کے خواہشات کے کچلنے اور بیویوں کے سہاگ کی بربادی اوّلین شرط قرار پاتی ہے۔ برِصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے شمع آزادی فروزاں کرنے کے لیے قربانیوں کے فلک بوس مینار کھڑے کیے اور انگریز سامراج کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ اُنھیں مقصد کے لیے دار و رسن کے مراحل طے کرنے پڑے۔ اپنوں کی بے وفائیوں اور کج ادائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ظالموں کے مظالم اور بربریت کا مقابلہ کرنا پڑا اور بیگانوں کے طعنوں اور حوصلہ شکن حالات سے گزر کر آزادی کی کرن کو غلامی کے گہرے سیاہ بادلوں سے نجات دلانی پڑی۔ اسی خون رنگ داستان کے چند سرکردہ کرداروں اور ان کی سزاؤں کا مختصر تذکرہ پیش ہے جو آپ کے خون میں حریت کی لہر دوڑ ادے گا اور اسلاف کی قربانیوں اور مشکلات کا ادراک بخشے گا۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، قلعہ گوالیار میں دو سال قید

☆ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، قاتلانہ حملہ، تحریر و تصنیف سے روکنے کے لیے دونوں ہاتھوں کے جوڑ توڑ دیے گئے۔

☆ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، دو مرتبہ زہر دیا گیا۔ بدن پر ایسے تیزابی مادے ملے گئے کہ (۱) برص ہوگئی (۲) بینائی جاتی رہی (۳) خون میں حدّت پیدا ہوئی اور مختلف امراض میں گھر گئے۔

☆ سید احمد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، شہادت

☆ شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، شہادت

☆ ۱۸۶۲ء مولانا یحییٰ علی صادق پوری رحمۃ اللہ علیہ عمر قید۔ (مقدمہ سازش انبالہ)

☆ ۱۸۶۵ء مولانا احمد اللہ صادق پوری رحمۃ اللہ علیہ عمر قید۔ مع ضبطیٔ جائیداد، قبور بھی اکھاڑی گئیں۔ (مقدمہ سازش پٹنہ)

☆ ۱۸۷۰ء ابراہیم منڈل رحمۃ اللہ علیہ عمر قید۔ (مقدمہ سازش راجہ محل)

☆ ۱۸۷۰ء مولانا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ عمر قید۔ (مقدمہ سازش مالدہ)

☆ ۱۸۷۱ء مولانا مبارک علی رحمۃ اللہ علیہ عمر قید۔ انھوں نے حالتِ قید میں ہی رحلت فرمائی۔ (مقدمہ سازش پٹنہ)

☆۱۸۵۷ء حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ حجاز چلے گئے۔ وہیں انتقال ہوا۔ مکہ معظّمہ میں دفن ہیں۔

☆۱۸۵۷ء مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ قید۔ والد شہید کر دیے گئے۔

☆۱۸۵۷ء مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند کو انگریز گھر گھر تلاش کرتے رہے مگر وہ ہاتھ نہ لگے اور جہادِ حریت جاری رہا۔

☆۱۸۹۱ء شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ مالٹا میں چار سال قید رہے۔

☆مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال قید رہے۔

☆مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ بائیس سال جلاوطن رہے۔

☆مولانا منصور انصاری رحمۃ اللہ علیہ بائیس سال جلاوطن رہے۔

☆مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دس سال قید رہے۔

☆مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ متعدد بار قید رہے۔ دہلی اور دیوبند سے لاہور لا کر پابند کر دیا گیا۔

☆مولانا محمد جوہر علی رحمۃ اللہ علیہ آٹھ سال قید۔

☆مولانا شوکت علی رحمۃ اللہ علیہ آٹھ سال قید۔

☆مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال قید۔

☆مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ دس سال قید۔

☆مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ دس سال قید۔

☆مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال قید۔

☆چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ آٹھ سال قید۔ (متعدد امراض بھی لگ گئے، انگریز نگران جیل خانہ جات کی انا کو ٹھیس پہنچانے کے جرم میں کھڑی بیڑی ظالمانہ سزا کے نتیجے میں دایاں ہاتھ مکمل مفلوج ہو گیا۔ تمام تصنیفی خدمات بائیں ہاتھ سے انجام دیں۔ گلے کی آواز بھی بند ہو گئی)

☆مولانا مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ آٹھ سال قید۔

☆ماسٹر تاج الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ چھ سال قید۔

☆مولانا گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ دو سال قید۔ بعد ازاں شہادت

☆مولانا غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ چھ سال قید۔

☆مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ چھ سال قید۔

☆ شیخ حُسام الدین رحمۃ اللہ علیہ آٹھ سال قید۔
☆ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ چھ سال قید۔
☆ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ چار سال قید۔
☆ مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ دس سال دو ماہ قید۔
☆ مولانا احسن عثمانی دورانِ قید حریت پسندی کی پاداش میں بہیمانہ تشدد اور ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔ نتیجے میں جوانی میں ہی واصل بحق ہوئے۔
☆ آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ دس سال چار ماہ قید۔
☆ مرزا غلام نبی جانباز رحمۃ اللہ علیہ بازو توڑ دیے گئے اور دس سال قید۔
☆ پیر سیّد فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساڑھے چھ سال قید۔

(استفادہ از: آغا شورش کاشمیری، چودھری غلام نبی رحمھما اللہ)

میرا خاندان

میں ان علمائے حق کا پرچم لیے پھرتا ہوں۔ جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے۔ ربّ ذوالجلال کی قسم مجھے اس کی کچھ پروا نہیں کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں......لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے؟......وہ شروع سے تماشائی ہیں اور تماشا دیکھنے کی عادی۔ میں اس سرزمین میں مجدد الف ثانی کا سپاہی ہوں، شاہ ولی اللہ اوران کے خاندان کا متبع ہوں، سید احمد شہید کی غیرت کا نام لیوا اور شاہ اسمٰعیل شہید کی جرأت کا پانی دیوا ہوں۔ میں ان پانچ مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر علمائے امت کے لشکر کا ایک خدمت گذار ہوں جنھیں حق کی پاداش میں عمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں۔ ہاں! ہاں! میں انھی کی نشانی ہوں......انھی کی صدائے بازگشت ہوں۔ میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں قاسم نانوتوی کا علَم لے کر نکلا ہوں میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا اس کے سوا کوئی مؤقف نہیں۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا یا دفنانا۔

ہر شخص اپنا شجرۂ نسب ساتھ رکھتا ہے میرا یہی شجرۂ نسب ہے میں سر اونچا کر کے فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں اس خاندان کا ایک فرد ہوں۔ (خطاب: بطلِ حریّت سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۲۳؍ مارچ ۱۹۳۹ء)